THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, June 05, 2015
(116th Session)
Volume VII, No.01
(Nos.01-09)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume VII
No.01

SP. VII(01)/2015
15

CONTENTS

1. **Recitation from the Holy Quran 1**
2. **Panel the Presiding Officers 1**
3. **Oath Taking by the Member-Elect 2**
4. **Signing the Roll of Members 2**
5. **Leave of Absence 2**
6. **Fateha for Martyrs of Mastung Firing Incident 3**
7. **Motion Moved by Hasil Khan Bizenjo for Suspension of Rules 3**
8. **Resolution Moved by Senator Hasil Khan Bizenjo Condemning the Mastung Firing Incident Clubbed with an Adjournment Motion moved by Senator Hamza. 4**
    - Senator Hasil Khan Bizenjo 4
    - Senator Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel 6
    - Senator Ilyas Ahmad Bilour 7
    - Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi 8
    - Senator Muhammad Usman Khan Kakar 10
    - Senator Atta Ur Rehman 11
    - Senator Sassui Palijo 12
    - Senator Saeed-ul-Hassan Mandokhel 13
    - Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini 14
    - Senator Muhammad Daud Khan Achakzai, Advocate 15
    - Senator Baz Muhammad Khan 16
    - Senator Shahi Syed 17
    - Senator Saleem Zia 18
    - Senator Mir Kabir Ahmed Muhammad Shahi 19
    - Senator Farhatullah Babar 21
    - Senator Muhammad Talha Mehmood 22
    - Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the House .. 23
9. **Laying of Report by Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization Regarding 2nd Quarterly Report for the Year 2014-2015 of the State Bank of Pakistan 24**
10. **Laying a Copy of the Finance Bill, 2015 by Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization 25**

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, June 05, 2015

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Mian Raza Rabbani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ وَ لَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَ اسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔ فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

ترجمہ: اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اِس لیے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے۔ اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے۔ اور رسول اللہ بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔ تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اُس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اُس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔

(سورۃ النساء آیات 64تا65)

Panel the Presiding Officers

Mr. Chairman: *Jazak Allah. Bismillah-ir-Rahman-ir-Raheem*. In pursuance of sub-Rule-1 of Rule 14 of the Rules of Procedure

and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominate the following Members in order of precedence to form a Panel of Presiding Officers for the 116th Session of the Senate of Pakistan:-

1. Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi
2. Senator Syed Muzafar Hussain Shah
3. Senator Ahmed Hassan

Oath Taking by the Member-Elect

Mr. Chairman: I now call upon Mr. Saud Majeed, Member-Elect to make oath.

(At this moment, oath was administered to the member-elect)

Signing the Roll of Members

Mr. Chairman: I now request Senator Saud Majeed to sign Roll of Members.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 115 ویں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے گزشتہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میر کبیر احمد محمد شہی، بعض نجی مصروفیات کے باعث گزشتہ 115 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 20 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: حافظ حمداللہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 5 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر ساجد میر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 5 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ نزہت صادق صاحبہ نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 5تا17 جون ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ ثمینہ نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 5تا16 جون ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جی حاصل بزنجو صاحب۔

Fateha for Martyrs of Mastung Firing Incident

سینیٹر حاصل خان بزنجو: میری ایک request ہے کہ 29 تاریخ کو مستونگ میں جس بربریت کا مظاہرہ کر کے معصوم لوگوں کو شہید کیا گیا، ان کے لیے فاتحہ کی جائے، اگر آپ اجازت دیں تو resolution ابھی move کر لوں یا بعد میں؟

جناب چیئرمین: پہلے فاتحہ کر لیں اس کے بعد resolution move کر لیں۔

(اس مرحلے پر مستونگ کے شہداء کے لیے فاتحہ پڑھی گئی)

جناب چیئرمین: جی حاصل بزنجو صاحب۔ پہلے rules کی suspension کا move کریں پھر resolution move کر لیں۔

Motion Moved by Hasil Khan Bizenjo for Suspension of Rules

Senator Hasil Khan Bizenjo: I beg to move that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, the requirements of the Rules 25, 26, 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with, in order to enable the House to discuss and pass the resolution regarding the incident of terrorism in Mastung.

Mr. Chairman: It has been moved that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, the requirement of the Rule 25, 26, 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to discuss and pass the resolution regarding the incident of terrorism in Mustong.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Yes Senator Bizenjo please move the resolution.

Resolution Moved by Senator Hasil Khan Bizenjo Condemning the Mastung Firing Incident Clubbed with an Adjournment Motion moved by Senator Hamza.

Senator Hasil Khan Bizenjo: The Senate of Pakistan strongly condemn the killing of the innocent people in Mastung on 29th May 2015. While expressing the sympathy with the bereaved families. The House urges upon the government to make all efforts to apprehend the culprits and ensure the safety and security of the people.

جناب چیئرمین: آپ اس پر بات کرنا چاہیں گے۔

سینیٹر حاصل خان بزنجو: شکریہ جناب چیئرمین! مستونگ کا واقعہ اپنی نوعیت کا واقعہ ہے کیونکہ بلوچستان میں اس سے پہلے بھی واقعات ہوتے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: حاصل بزنجو صاحب، معذرت کے ساتھ آپ مجھے ایک منٹ دیں گے۔ اس موضوع پر سینیٹر حمزہ صاحب کی adjournment motion بھی ہے کیونکہ ابھی اس پر بحث ہو رہی ہے تو Leader of the House سعید غنی صاحب اور دیگر پارلیمانی لیڈر جو موجود ہیں اگر آپ کا objection نہ ہو تو اس adjournment motion کو بھی اس کے ساتھ club کر دیا جائے۔ جی لیڈر آف دی ہاؤس اس کو club کر دیا جائے کیونکہ subject ایک ہے۔ سعید غنی صاحب، بلور صاحب، مشہدی صاحب، since everybody is in agreement حمزہ صاحب آپ کی رضامندی شامل ہے۔ حمزہ صاحب کا adjournment motion بھی اس resolution کے ساتھ club کر دیا گیا ہے۔ جی بزنجو صاحب۔

Senator Hasil Khan Bizenjo

سینیٹر حاصل خان بزنجو: جناب والا! بلوچستان میں اس سے پہلے بھی اس قسم کے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ کچھ واقعات فرقہ واریت کے، مذہب کے حوالے سے ہوتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں پر ethnic واقعات بھی ہوتے رہے ہیں۔ تین چار دفعہ سے زیادہ بسوں کو روکا گیا، لوگوں کو identify کیا گیا، جو شیعہ فرقے سے تعلق رکھتے تھے ان کو بسوں سے اتار کر قتل کیا گیا۔ اسی طرح پنجاب

سے تعلق رکھنے والے مزدوروں کے ساتھ بھی اس طرح کے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ تو ایک terrorist act تھا جو condemnable تھا condemnable ہے مگر یہ جو واقعہ تھا اسکی intention بہت ہی خوفناک تھی۔ اس واقعہ سے ان کی مراد صرف دہشت گردی ہی نہیں تھی بلکہ اس سے مراد لوگوں کو صرف نمایاں کرنے کے لیے شہید نہیں کیا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے پیچھے ایک بہت بڑی سازش تھی، جس کے نتیجے میں پورے بلوچستان میں آگ لگ سکتی تھی۔ جناب والا! جن لوگوں نے یہ واقعہ کیا، یا جن کی ایما پر کیا وہ بلوچستان میں رہنے والے بلوچوں اور پشتونوں کے خلاف سب سے بڑی سازش تھی۔ ذہن یہ تھا کہ بس کو آپ بلوچ علاقے میں روکتے ہیں، بلوچ علاقے میں آپ سارے پشتونوں کو بس سے اتارتے ہیں، آگے جا کر آپ 23 آدمیوں کو جانوروں کی طرح شہید کر دیتے ہیں۔ شاید ان کی سوچ یہ تھی کہ جب یہ 23 لاشیں جو بلوچ علاقے میں شہید کئے گئے ہیں، جب یہ پشتون علاقے میں پہنچیں گے تو پشتون علاقے میں آگ لگ جائے گی اور پشتون بلوچ فساد شروع ہو جائے گا۔ یہ تھی وہ conspiracy سازش جو دہشت گردوں نے کی۔ جناب چیئرمین! اتفاق سے سب سے پہلے وہاں پہنچنے والا ہماری جماعت کا MPA نواب شاوانی تھا، اس نے جو منظر بتایا وہ سنانے کے قابل نہیں ہے۔ جو سازش کی گئی تھی اگر اس کے نتیجے میں خدانخواستہ لوگ react کرتے تو آپ سوچ نہیں سکتے کہ بلوچستان اس وقت کس طرح جل رہا ہوتا۔ میں اس میں سب سے زیادہ پشتون لیڈر شپ خاص طور پر پختونخوا ملی عوامی پارٹی، JUI, ANP کو یہ کریڈٹ دیتا ہوں along with the Government of Balochistan کہ انہوں نے ساری رات جاگ کر ایک ایک آدمی کے پاس گئے اور انہوں نے کوئٹہ کو اس آگ سے محفوظ کیا۔ میں ان تینوں پارٹیوں کا، اپنی پارٹی کی طرف سے، بلوچستان کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان پارٹیوں میں سے ایک پارٹی یا ایک گروہ بھی منافقت کرتا تو آج پورا بلوچستان جل رہا ہوتا۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس کی سخت مذمت کرتا ہوں۔ اب ضرورت یہ ہے کہ بلوچستان کو اس قسم کی دہشت گردیوں سے پاک کیا جائے کیونکہ یہ معصوم لوگ تھے جن کی اکثریت پشین قلعہ عبداللہ سے تھی، ہم نے مرکزی حکومت سے درخواست کی تھی اور میاں صاحب آئے تھے، we are thankful to the Prime Minister, ہم نے ان سے وہاں پر بھی درخواست کی اور میں اس ایوان سے بھی درخواست کروں گا کہ recommend کیا جائے کہ ان کی families کو facilitate کیا جائے کیونکہ بلوچستان حکومت سے جتنا ہو سکا انہوں نے

ان کو facilitate کیا ہے۔ میں آخر میں ایک مرتبہ پھر ان تمام political parties کا خاص طور پر یہ تین main political parties جنہوں نے کردار ادا کیا تھا اور کوئٹہ کو اس آگ سے بچایا تھا، شکریہ ادا کرتا ہوں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Mushahid Hussain Syed *sahib*.

سینیٹر مشاہد حسین سید: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں نے House کو confidence میں لینا تھا کہ آپ نے ایک sub-Committee constitute کی تھی، جس کا میں convener ہوں، جس میں سعید غنی صاحب بھی ہیں۔۔۔۔

Mr. Chairman: Mushahid *sahib*, it is not pertaining to this.

سینیٹر مشاہد حسین سید: میں یہ کہہ رہا تھا کہ آج سے web casting شروع ہو گئی ہے and it is a very positive development.

Mr. Chairman: I will come back to you. Let me get through this. OK.

Senator Mushahid Hussain Syed: All agree with that and it has been endorsed. Thank you.

Mr. Chairman: OK. Sardar *sahib*.

Senator Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel

سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: شکریہ جناب چیئرمین۔ مستونگ کا واقعہ یقیناً ایک دلخراش واقعہ ہے۔ اپنی نوعیت کے حوالے سے انتہائی انوکھا واقعہ ہے۔ میں سب سے پہلے ایوان کی جانب سے ان شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے جام شہادت نوش کیا ہے۔ جناب چیئرمین![XXX]*

جناب چیئرمین! ہم پشتون، بلوچ خوش قسمتی سمجھیں یا آپ اس کو جو بھی نام دیں، ہم سالہا سال سے اکٹھے رہ رہے ہیں۔ بلوچوں کی اپنی سرزمین ہے، وہ ایک تاریخی سرزمین پر آباد ہیں، ان کا ایک ایک انچ ان کو مبارک ہو، ہم اپنی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں لیکن صوبے کے حوالے سے ہم یکجا ہیں۔ 1973 کے آئین میں ہمارے ساتھ یہ ظلم کیا گیا، یہ ناانصافی کی گئی کہ ہمیں صوبہ پختونخوا سے کاٹ کر یہاں پر جوڑا گیا۔ ہمارا نہ کسی کے ساتھ زمین کا تنازعہ ہے نہ کسی کے ساتھ دشمنی تھی کہ ہم کو ایک ایک

* *[XXX Words expunged as ordered by Mr. Chairman]*

کر کے شہید کیا گیا۔ جناب والا! یہ سازش ہے اس میں بلوچوں کا قصور نہیں ہے اور ہم قوم پرست پارٹیوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اللہ کا احسان ہے کہ قوم پرست پارٹیوں میں اتنا vision تھا اور vision رہے گا بھی کہ اس آگ کو انہوں نے ایسی حکمت سے بجھایا جس کا کوئی تصور نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں کہ 32 agencies پاکستان میں کام پر مامور ہیں۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ RAW ہے۔ یہ مسئلہ چاہے اندرون ملک کا ہو یا بیرون ملک کا ہو، اس مسئلے کی تہہ تک پہنچنا ضروری ہے اور اتنی خطیر رقم ہم agencies پر خرچ کرتے ہیں۔ ہمارے وفاقی بجٹ کا 80% حصہ فوج کے اخراجات کی نذر ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنے عوام کو تحفظ نہیں دے سکتی۔ یہ واقعہ حکومت کی ناکامی تو کجا، میں اس واقعے کو اس طرح لوں گا کہ یہ ریاست کی ناکامی کی طرف جا رہا ہے۔ خدانہ کرے اگر ریاست ناکام ہو جائے تو ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہو گا۔ میں اپنی جانب سے، پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کے محبوب چیئرمین کی جانب سے تمام سیاسی جماعتوں کو جو بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں، دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اچھی حکمت عملی سے جو آگ بلوچستان میں لگنی تھی، اس کو بجھایا۔ بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین: جو مذمتی الفاظ Joint Sitting کے لیے استعمال کیے گئے ان کو حذف کیا جاتا ہے۔ الیاس بلور صاحب۔

Senator Ilyas Ahmad Bilour

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب چیئرمین! یہ جو incident ہوا ہے، اس نوعیت کا incident پاکستان میں پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ میر غوث بخش بزنجو جب پختونخوا میں آتے تھے تو وہ پشتو زبان میں تقریر کرتے تھے۔ پشتونوں اور بلوچوں کے وہاں آپس میں رشتے بھی ہوئے ہوئے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ نفرت پیدا کرنے کے لیے کیوں یہ کام کیا گیا ہے؟ جیسے سردار صاحب نے کہا کہ جو agencies بیٹھی ہوئی ہیں، جو کبھی کہتی ہیں RAW نے کیا ہے اور کبھی کہتی ہیں کہ فلاں فلاں نے کیا ہے۔ وہ کس لیے بیٹھی ہوئی ہیں؟ اگر کوئی RAW کا آدمی ہے تو اس کو پکڑیں۔ آپ کس لیے بیٹھے ہوئے ہیں، کس لیے اپنا خرچہ کر رہے ہیں۔ اسمگلنگ آپ نہیں روکتے، اسلحے کی اسمگلنگ آپ نہیں روکتے تو پھر کیا ہو گا؟ وہاں پر چن چن کر لڑکوں کو اتارا گیا اور مارا گیا۔ میں کل سعید مندوخیل صاحب اور بادینی صاحب سے پوچھ رہا تھا، جب انہوں نے مارنا شروع کیا تو ایک لڑکا اٹھ گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیوں اٹھے ہو، اس لڑکے کو بلوچی زبان آتی تھی، اس نے کہا کہ میں بلوچ ہوں تو انہوں نے کہا کہ تم جاؤ۔ یہ کہاں کی انسانیت

ہے۔ایک چھوٹا سا بچہ تھا، وہ آکر اپنے باپ کے ساتھ چمٹا، اس کو اٹھا کر دور لے گئے اس کے پاؤں میں کانٹے بھی چبھے ہوئے ہیں، اس کو انہوں نے چھوڑ دیا لیکن وہ لڑکا اب تک لیٹے ہوئے بھی چیخیں مارتا ہے۔یہ کوئی انسانیت ہے؟ نہیں، یہ تو حیوانیت ہے۔ میں اسے condemn کرتا ہوں اور جیسے سردار صاحب نے کہا کہ ہماری agencies پھر کیا کر رہی ہیں۔اگر RAW ہے تو ان کو پکڑو، کیوں نہیں پکڑتے۔اگر امریکن ہیں تو ان کو پکڑو، مارنے والوں کو پکڑو جنہوں نے مارا ہے۔یہ کیسا کام ہے کہ یہ گاڑیوں کو کھڑا کر کے ان میں سے پشتونوں کو اتاریں اور پھر ان کو ماریں اور جیسے حاصل نے کہا کہ یہ پشتون اور بلوچ میں نفرت پیدا کرنے کی بات ہے۔پشتون اور بلوچ بڑے عرصے سے بلوچستان میں رہ رہے ہیں۔ اگر بلوچوں کو ہم پسند نہیں ہیں تو we welcome them and send them to KPK. ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم انہیں welcome کرتے ہیں وہ خیبر پختونخوا میں آئیں۔اگر بلوچ یہ چاہتے ہیں کہ پشتونون کو وہاں سے نکالا جائے تو کوئٹہ کس کے پاس ہوگا، کوئٹہ کے مالک تو پشتون ہیں۔ کوئٹہ پھر پشتونستان کے ساتھ ہوگا۔ خدا کے لئے نفرتوں کو نہیں پھیلانا چاہیے، یہ بہت زیادتی ہے۔ دوسری بات جناب ! ایک senior most leader میاں افتخار کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔پختونخوا میں ان کو مارنے جا رہے تھے پھر جب ان کو عدالت میں پیش کیا۔۔۔۔

Mr. Chairman: I will give you time for this separately, thank you. Mashhadi you are on the same point. Mashhadi *sahib*.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman. First of all I convey the heart felt condolences of my leader Mr. Altaf Hussain, my party Muttahida Quami Movement, my colleagues, eights of us here and myself. This is a grave tragedy. It's a heinous murder of innocent people. We unfortunately, pretend to be human beings but we have not even learned to be humans as yet. We all Pakistanis are proud nation and we have not learned to value the blood of our fellow Pakistanis yet.

جب پختون کی لاش گرتی ہے تو وہ بھی پاکستانی لاش ہوتی ہے۔ جب بلوچ کی لاش گرتی ہے تو وہ بھی پاکستانی کی لاش ہوتی ہے۔ جب کسی شیعہ کا خون بہتا ہے تو وہ پاکستانی کا خون بہتا ہے۔ جب کسی سنی بھائی کا خون بہتا ہے تو وہ بھی پاکستانی کا خون بہتا ہے۔ جب اسمائیلیوں کا خون بہتا ہے تو بھی وہ پاکستانیوں کا خون بہتا ہے۔ اسی طرح ساری قومیں جنہوں نے پاکستان میں ایک خوبصورت گلدستہ بنایا ہوا ہے ان کو ہم زبانی بھائیوں کی طرح تو کہتے ہیں مگر unfortunately ہم لوگوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ Raw کروا رہی ہے کبھی کہا جاتا ہے CIA کروا رہی ہے یہ ایسی کارروائیاں کر ہی نہیں سکتے اگر ہم ایک ہوں۔ یہ ایسا کر ہی نہیں سکتے اگر ہمارے دلوں میں پاکستانیوں کے لئے پیار ہو۔ جب کسی کا بھی خون گرے تو ہم اگر اس کو اپنے بچے کا خون سمجھنا شروع کر دیں تو Raw کا باپ بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یہ ایک بہت بڑی سازش ہے۔ ہزاروں سالوں سے بلوچ اور پختون بلوچستان میں رہ رہے ہیں۔ کبھی کسی قسم کا مسئلہ نہیں پیدا ہوا۔ ہزاروں سال سے ہزارہ بھی وہاں پر رہ رہے ہیں۔ پہلے divide کرنے کی کوشش کی، پھر بلوچستان میں شیعہ، سنی کو بھڑکانے کی کوشش کی۔ بلوچستان کے رہنے والے شیعہ اور سنی بھائیوں کا کمال ہے کہ وہ اس trap میں نہیں آئے۔ اب یہ سازش کی گئی ہے۔ دوسری قوموں کے خلاف بھی حملے ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے مگر یہ قصور کس کا ہے۔ Bottom line یہ ہے the Government of Pakistan and the Government of Balochistan have failed in their primary duty to protect the life, honour and property of the citizens of Balochistan. اس چیز کی قصوروار مرکزی اور صوبائی حکومت بھی ہے اس میں کوئی دورائے نہیں ہے۔ اس کے بعد ہماری intelligence agencies, کا قصور ہے۔ ہماری political parties کا قصور ہے۔ ہمارے religious scholars کا قصور ہے۔ یہ ہمارا اپنا قصور ہے کہ ہمارے بچوں، بیٹیوں، بزرگوں کو اس بے رحمی سے قتل کیا جارہا ہے میں اس کی سختی سے مزمت کرتا ہوں۔ ہم بلوچستان کے سارے بھائیوں کے ساتھ ان کے دکھ میں شامل ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ایک ایسے علاقے میں اور میں خود بھی کافی عرصہ بلوچستان میں رہا ہوں۔ اتنا اچھا علاقہ، اچھے لوگ، پیار کرنے والے لوگ، ان کو اس طرح divide کیا جارہا ہے اور حکومت سو رہی ہے اور NAP پر بھی کوئی action نہیں لے رہی۔ صرف فوج کو چھوڑا ہوا ہے اور وہ ہی لڑ رہی ہے اور قربانیاں دے رہی ہے اور باقی سب سو رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: عثمان کاکڑ صاحب۔

Senator Muhammad Usman Khan Kakar

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: سب سے پہلے میں سانحہ مستونگ کے پشتون شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین! 29 مئی شام ساڑھے نو بجے مستونگ میں جو واقعہ پیش آیا اس کے چند اسباب ہیں۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ اس ملک میں دہشت گردی ہے جس سے تمام صوبے اور اقوام متاثر ہوئی ہیں۔ میرے تجربے کے مطابق سب سے زیادہ پشتون قوم متاثر ہوئی ہے۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ جنرل یحیٰ خان نے جو گول میز کانفرنس بلائی جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ انگریزوں نے جس طرح پشتونوں کو تقسیم کیا تھا اسی طرح جنرل یحیٰ خان کی کانفرنس میں ان لوگوں نے وہی انگریز کا فیصلہ مانا تو اس کا ایک سبب یہ تھا۔ پھر جب 1973 کے آئین پر جن لوگوں نے دستخط کیے، ان لوگوں نے بھی پشتونوں کو اسی طرح سے تقسیم رکھا۔ جنرل ضیاء الحق صاحب نے افغانستان میں مداخلت کی جس strategic depth کی پالیسی کو جاری رکھا اور جو اب تک جاری ہے یہ اس کا دوسرا سبب ہے۔ جناب چیئرمین! تیسرا سبب یہ ہے کہ جنرل مشرف کی حکومت نے دہشت گردوں کی سرپرستی کی، اڈے بنائے گئے، دہشت گردوں کو اپنا asset قرار دیا گیا۔ یہ پورے ملک کی تباہی کا سبب ہے اور ان سب واقعات کے اسباب میں سے ہے۔ جناب اس وقت سب سے زیادہ متاثر اس ملک میں پشتون عوام ہیں۔ فاٹا میں چالیس ہزار سے زیادہ لوگ شہید ہوئے ہیں، بے گھر ہو گئے ہیں، لاکھوں کی تعداد میں IDPs بنے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں ہزاروں لوگ شہید ہوئے ہیں، اور IDPs بن گئے ہیں۔ یہ دہشت گردی مذہب کے نام پر ہمارے فوجی حکمرانوں نے جاری رکھی۔ کراچی میں پشتون متاثر ہوئے۔ کوئٹہ میں گزشتہ چار، پانچ سالوں سے فرقہ واریت کے نام پر ہمارے intelligence ادارے وہاں پر لوگوں کو شہید کر رہے ہیں۔ ہزارہ برادری کے لوگ تھے، پنجابی تھے، بعض شیعہ حضرات تھے۔ علماء کو سنی کے نام پر شہید کر دیا گیا۔ اب سانحہ مستونگ، نسلی بنیاد پر دہشت گردی کی ایک شکل ہے۔ مذہب کے حوالے سے، فرقہ واریت کے حوالے سے، نسلی بنیاد پر اور ریاست کی طرف سے بھی ایسے دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں جس سے ہمارا سارا ملک متاثر ہوا ہے اور خاص کر پختونخوا اور پشتون متاثر ہوئے ہیں۔ جناب! افسوس کے ساتھ دوسری بات یہ ہے کہ جمہوری حکومتوں کی محنت کے باوجود اب بھی ہمارے intelligence کے ادارے سیاست میں حصہ لے رہے ہیں۔ اب بھی ہماری فوج،

Rangers and FCوالے سیاست میں حصہ لے رہے ہیں۔ایک سبب یہ ہے۔جناب!بلوچستان میں Chief Secretaryسیاست کر رہے ہیں،IGسیاست میں involvedہیں،FCسیاست میں۔۔۔

جناب چیئرمین: عثمان صاحب۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: میں عرض کر رہا ہوں، مجھے دو منٹ چاہییں۔

جناب چیئرمین: دو منٹ نہیں، میں آپ کو آدھا منٹ دے رہا ہوں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: ان لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عوام کو securityدیں۔ ہمارے وطن کی تقسیم، عوام کے اختیارات اور یہاں پر intelligenceکے اداروں کی سیاست میں involvementکی وجہ سے ہے۔جناح روڈ پر کالعدم تنظیموں کے نقاب پوش لوگ اب بھی پھر رہے ہیں لیکن کسی بھی ادارے نے کسی کے خلاف کچھ نہیں کیا،پہاڑ تو بہت دور کی بات ہے۔میری گزارش ہے کہ ہمارے عوام اور سارے صوبے کو تحفظ دینا چاہیے اور آئندہ ایسے واقعات کو روکنے کے لیے مرکزی حکومت، اس کی security forces, intelligence agenciesکو ذمہ داری سے کام کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔مولانا عطاالرحمٰن صاحب۔آپ اسی issueپر بات کریں گے؟

سینیٹر عطاالرحمٰن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں یقیناً اسی issueپر بات کرنا چاہتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ایک گزارش یہ بھی کروں گا کہ 29th مئی کو جہاں مستونگ کا واقعہ ہوا، وہاں 30th مئی کو صوبہ خیبر پختونخوا میں بلدیاتی انتخابات میں ہمارے بہت سے ساتھی شہید ہو گئے تھے،ان کے لیے بھی دعا ہو جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی بالکل،آپ پہلے تقریر کر لیں۔

Senator Atta Ur Rehman

سینیٹر عطاالرحمٰن: جناب! گزارش یہ ہے کہ جب سے ہم نے اور اس ملک کے باسیوں نے آنکھ کھولی ہے،آئے روز کبھی مذہب، کبھی قومیت، کبھی لسانیت، کبھی صوبائیت کے نام پر ملک کے مختلف علاقوں میں، گلگت سے لے کر کراچی تک اور چترال سے لے کر سیالکوٹ تک، تمام علاقوں میں سے کون سا ایسا علاقہ ہے جہاں ہم یہ کہہ سکیں کہ یہاں کسی قوم، کسی مذہب یا کسی دوسرے گروہ کے خلاف کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔آج تو ہم یہ کہہ دیں کہ یہ agenciesکی کمزوری ہے یا فلاں کی کمزوری ہے اور اس پر

قومیت کا نام ڈالا گیا ہے، یہ بنیادی طور پر ہمارے ملک پاکستان کو کمزور کرنے اور ملک کے باسیوں کو لڑانے کی سازشیں ہیں۔ جب تک ہم تسلیم نہیں کریں گے کہ ہم خود اس ملک کو کھوکھلا کرنے میں کردار ادا کر رہے ہیں، ہم خود ان چیزوں میں involved ہیں اور ہم نے کبھی اپنی policies کے بارے میں نہیں سوچا اور کبھی بھی اپنے حالات کو سامنے رکھ کر فیصلے نہیں کیے۔ ہم ہمیشہ بین الاقوامی قوتوں کی نظروں، ان کی سوچ اور فکر کو دیکھتے ہیں کہ ہمیں وہاں سے کتنے ڈالر اور کون سے فائدے ملیں گے اور اس کے بل بوتے پر ملک کے کونے کونے میں اس طرح کی سازشیں کر کے اس ملک کے مجرم ہیں۔ ہم خود اس ملک کو تباہ کرنے کے مجرم ہیں۔ ہم نے آج تک اپنی خارجہ، دفاعی policies ملک اور قوم کے لیے وضع نہیں کیں۔ ہم نے تمام policies بین الاقوامی قوتوں کی سازشوں کے تحت طے کی ہیں۔ میں آج بھی حکومت وقت، تمام ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹ کے ممبران کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر ہم نے اس ملک سے دہشت گردی کو ختم کرنا ہے، اگر ہم نے یہاں امن لانا ہے تو پھر بین الاقوامی قوتوں کی طرف نہ دیکھیں۔ آئیں اپنے ملک کے بنیادی مسائل اور مشکلات کو سامنے رکھیں تو یہاں نہ کوئی پٹھان ہے، نہ کوئی بلوچ ہے، نہ کوئی سندھی یا افغانی ہے، ہم سب پاکستانی ہیں۔ اس ملک کو بنانے میں اگر ہم نے کردار ادا نہ کیا تو یہ ملک تباہی کی طرف جائے گا اور جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سسی پلیجو صاحبہ، آپ اس پر ہی بات کرنا چاہتی ہیں؟

Senator Sassui Palijo

سینیٹر سسی پلیجو: جناب چیئرمین! میں بھی مستونگ والے incident کو condemn کرتی ہوں یہ انسانیت کے خلاف تھا۔ مجھے الیاس بلور صاحب کی بات تھوڑی عجیب سی لگی کہ as if every single Baloch is anti Pashtoon. Sir, this is not right, that is not correct کیونکہ یہ تاثر دینا جیسا کہ میں کہوں میرے والد صاحب smart سندھی ہیں indigenously میری والدہ بلوچ ہے اور اسی طرح سے ہر صوبے میں آپ کو ہر دوسری family ایسی ہی ملے گی۔ اکبر بگٹی صاحب کی بیوہ پشتون ہیں، خیر بخش مری صاحب کی ایک بیوی پشتون ہے، یہاں ہم اتنے جڑے ہوئے ہیں اور یہ کہہ دینا کہ سارے بلوچ کہتے ہیں کہ پشتون نکل جائیں، جیسا کہ الیاس بلور صاحب نے کہا، میرے خیال میں یہ ناانصافی ہے کیونکہ جس نے بھی یہ واقعہ کیا ہے، جان بوجھ کر کیا ہے کہ اس کو ethnic رنگ دیا جائے۔ اور یہ پاکستان اور state پر وار ہے، یہ struggle نہیں

ہے۔ حقوق کے لیے peaceful جدوجہد ہونی چاہیے، اگر آپ کو ہمدردی لینی ہے۔ یہ کسی اور فریق نے جان بوجھ کر ایسا تاثر دیا ہے کہ ہر صوبے میں ethnic clash and frustration کی فضا ہو۔ جس بات پر سب زور دے رہے ہیں کہ ہماری agencies کی آپس میں coordination بہتر ہوئی ہے لیکن اس کو اور بھی بہتر کرنا ہوگا۔ اس میں بالکل بیرونی ممالک کا ہاتھ ہے، اس کو condemn کرنا چاہیے لیکن اس کے لیے practical step بھی ضرور لینا چاہییں۔ یہ بلوچوں کے خلاف بھی ایک وار ہے۔ تربت میں سندھی مارے گئے تو میں کہوں کہ سارے بلوچ ہمارے خلاف ہیں، اس طرح نہیں ہوتا۔ ہم نے بھی بدین میں لاشیں اٹھائیں، بڑی تکلیف ہوئی، وہ بڑے مسکین اور غریب لوگ تھے جو وہاں پر مزدوری کرتے تھے۔ اسی طرح سے ہمارے پشتون بھائی مارے گئے ہیں، یہ بڑا افسوس ناک اور دل ہلا دینے والا واقعہ ہے، جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ State, ہم اور ہماری forces پر بھی ذمہ داری آتی ہے اور اس کو ethnic رنگ نہ دینا ہی وقت کی ضرورت ہے۔ جہاں ہمیں اس سلسلے میں اقدامات کرنے چاہییں، وہیں ساری قومیتوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سعید الحسن مندوخیل صاحب۔

سینیٹر سعید الحسن مندوخیل: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سانحہ مستونگ کی جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے۔ سانحہ مستونگ سے پہلے۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین: جی مندوخیل صاحب۔

Senator Saeed-ul-Hassan Mandokhel

سینیٹر سعید الحسن مندوخیل: جناب چیئرمین! اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے، وہ کم ہے۔ اس طرح کے واقعات دو برادر قوموں کے درمیان میں ان کو قوموں کے درمیان نہیں کہوں گا بلکہ یہ ان دہشت گردوں کی وحشیانہ کارروائی ہے جو دو برادر قوموں کو آپس میں دست و گریبان کرنا چاہتی ہیں۔ اس سے پہلے sectarian بنیادوں پر ہوا، ہزارہ برادری کے خلاف ہوا، پنجابیوں کے خلاف ہوا، سندھیوں کے خلاف ہوا یہ ساری چیزیں ہوتی رہی ہیں۔ بزنجو صاحب نے آج جو تحریک پیش کی تو مجھے اس چیز کی خوشی ہوئی ہے بزنجو صاحب اور ہمارے دوسرے ساتھی جو بلوچستان میں حزب اقتدار میں بیٹھے ہیں ان سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ ہم سب لوگ مل کر مرکزی حکومت پر یہ دباؤ ڈالیں

کہ ان لوگوں کے خلاف جو کل شیعہ اور سنی کو، پٹھان اور بلوچ کو، پنجابی اور بلوچ، بلوچ اور سندھی کو لڑا رہے تھے ان کے خلاف ہم کھل کر یہ بات کریں کہ مرکزی حکومت ہماری مدد کرے۔ صوبائی حکومت اپنے فرائض پورے کرے، صوبائی حکومت کی بھی ذمہ داری بنتی ہے۔ تمام الزامات ہم دوسروں پر ڈال رہے ہیں اور ہماری ایجنسیاں بھی اس کی ذمہ دار ہیں۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری ایجنسیوں کی اتنی ذمہ داری ہے جتنی ایک پشتون کی، بلوچ کی یا عثمان کاکڑ صاحب کی، میری یا ڈاکٹر جہانزیب کی ہے، ہمیں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی پڑیں گی۔ ان حالات کے خلاف ہم سب کو یکجا ہونا پڑے گا اور اگر اس طرح نہیں کریں گے تو آئندہ کوئی کنٹرول کرنے کی پوزیشن میں ہوگا یا نہیں یہ ایک سوالیہ نشان ہے؟ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. The House is suspended for 15 minutes for *Maghrib* Prayer.

(اجلاس نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب چیئرمین (میاں رضا ربانی) کی زیر صدارت دوبارہ شروع ہوا)

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحب۔

Senator Dr. Jehanzeb Jamaldini

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ یہ مستونگ کا واقعہ نہایت دردناک اور قابل مذمت ہے اور اس طرح کے واقعات دیگر علاقوں میں بھی ہو چکے ہیں جن کی کسی انسان نے پذیرائی نہیں کی بلکہ ان کی مذمت کی اور اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ تربت میں واقعہ ہوا اور تربت کے مختلف sects کے خلاف واقعات ہوئے، اسی طرح کراچی میں صفورا کا واقعہ ہوا، یہ نہایت دردناک واقعات تھے۔ ہم ان کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں اپنا فرض ادا کریں، انسانوں کو بچانے اور ان کی جان و مال کی حفاظت کا کام صوبائی اور مرکزی حکومت کا ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر یہ کوشش کی گئی کہ دو قوموں کے درمیان ایک تفرقہ ڈالا جائے اور نفرت پیدا کی جائے لیکن میرا خیال ہے کہ اس طرح کے حربے قطعاً کامیاب نہیں ہوں گے اس لیے کہ بلوچ اور پشتون یا جتنی دیگر اقوام وہاں پر رہتی ہیں، ان کے تمام stake اور جدوجہد فقط غربت، ناانصافی

اور دیگر سماجی برائیوں کے خلاف ہے اور ان کے آپس میں رشتے ہیں۔ اس طرح کی چیزیں وقتی ضرور ہو سکتی ہیں لیکن یہ کامیاب اور پنپ نہیں سکتیں۔ جناب چیئرمین! سب سے اہم چیز یہ ہے کہ اس کو خصوصاً تفرقے کا نام دے کر اس سے کوئی فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرے تو میرے خیال میں وہ کوئی بہتر طریقہ کار نہیں ہوگا۔ میں اس لیے ذاتی طور پر یہ کہوں گا کہ بلوچستان نیشنل پارٹی پہل کرتے ہوئے، اس طرح کے واقعات کی مذمت کر چکی ہے اور آئندہ بھی کرے گی۔ ہم درد اور تکلیف کے اس موقع پر اپنے پختون بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ انہیں مناسب معاوضہ بھی دیا جائے حالانکہ یہ ان کے درد، تکلیف اور کرب کو cover up نہیں کر سکتا لیکن کم از کم ان کے دکھوں پر ایک مرہم ضرور ہوگا۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر داؤد خان اچکزئی صاحب۔

Senator Muhammad Daud Khan Achakzai, Advocate

سینیٹر محمد داؤد خان اچکزئی ایڈوکیٹ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! مستونگ کے واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، اللہ تعالیٰ شہدا کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر دے۔ اس واقعہ پر ہمارے سینیٹر حضرات کافی باتیں کر چکے ہیں، میں وہ باتیں دہرانا نہیں چاہتا مگر میں ایک چیز سب ساتھیوں کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ اس ہاؤس میں ہمارے کچھ senators کا تعلق ان جماعتوں سے ہے جو بلوچستان حکومت میں شامل ہیں، وزارت اعلیٰ، senior ministers اور اکثر وزاتیں ان کے پاس ہیں، وہ اس ہاؤس میں اس طرح باتیں کرتے ہیں کہ جیسے وہ کسی چھوٹے جلسے میں یا کسی کارنر میٹنگ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں یہاں پر ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے اور بلوچستان میں جو صوبائی حکومت بنی تھی یا جن پارٹیوں کو بنا کر دی گئی تھی، وہ ان مسائل کو حل کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں، ان میں بعض جماعتیں ایسی تھیں جنہیں ناراض بلوچوں کو منانے کا task دیا گیا تھا اور بعض جماعتیں اس وجہ سے حکومت میں شامل کی گئی تھیں کہ وہ آپس میں بیٹھ کر ان مسائل کا حل نکالیں۔ جناب چیئرمین! یہ واقعات ماضی میں بھی ہوتے رہے ہیں، یہاں پر کچھ ساتھیوں نے کچھ باتیں کیں کہ پچھلے دور میں وہاں پر جب پیپلز پارٹی اور ANP کی coalition حکومت تھی، اس دور میں بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تھا، آج یہی جماعتیں جو وہاں بلوچستان حکومت میں شامل ہیں، انہوں نے وہاں صحیح

طرح سے مسائل کا حل تلاش نہیں کیا جس کی وجہ سے وہاں پر ایک جمہوری حکومت ختم ہوئی۔ جب یہ واقعہ وہاں پر پیش آیا تو وہاں پر لوگوں میں اشتعال تھا، صرف اپوزیشن جماعتیں باہر آئیں اور وہ ان لوگوں کے ساتھ جاکر بیٹھیں۔

جناب چیئرمین! یہاں پر جو ہمارے بعض سینیٹر حضرات باتیں کر رہے ہیں انہیں ایک چیز سامنے رکھنی چاہیے کہ یہ مسئلہ صوبائی حکومت کا ہے، پہلے انہیں حل کرنا چاہیے نہ کہ یہاں پر کھڑے ہو کر بات کی جائے۔

جناب چیئرمین: اچکزئی صاحب! آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

سینیٹر محمد داؤد خان اچکزئی ایڈوکیٹ: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ نہیں، آج درحقیقت کام Finance Bill کا ہے۔

سینیٹر محمد داؤد خان اچکزئی ایڈوکیٹ: جناب چیئرمین! میں نے اس واقعے پر calling attention notice جمع کروایا تھا لیکن وہ نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: آپ جلدی سے wind up کریں۔

سینیٹر محمد داؤد خان اچکزئی ایڈوکیٹ: ہمارے جو سینیٹر حضرات یہاں پر بات کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہاں جاکر، اپنی جماعتوں کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالیں۔ اس کو ریاست کی ناکامی سے تشبیہ دینا یا مرکزی حکومت کو ذمہ دار قرار دینا اور اپنی حکومت کو بچانا، میرے خیال میں اس طرح مسائل حل نہیں ہوں گے۔ انہوں نے وہاں پر compensation کی بات کی۔ وزیراعلیٰ یا دوسرے وزراء ان شہداء کے علاقوں میں نہیں گئے، انہوں نے ان کے ساتھ فاتحہ خوانی تک نہیں کی اور یہاں adjournment motion جمع کراتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ باز محمد خان صاحب۔

Senator Baz Muhammad Khan

سینیٹر باز محمد خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! مستونگ کے واقعے کی الفاظ میں تو مذمت کافی نہیں ہو گی، یہ ایک کرب ناک واقعہ ہے کہ پشتونوں کو پشتون ہونے کے حوالے سے بس سے اتار کر مارا گیا۔ پشتون اور بلوچ صدیوں سے بلوچستان میں رہ رہے ہیں اور ان کے آپس میں تعلقات بھی بہت اچھے ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جب خان عبدالولی خان نیشنل عوامی پارٹی کے صدر تھے تو اس وقت بلوچ راہنما

جناب غوث بخش بزنجو صاحب، جناب خیر بخش مری صاحب اور سردار عطااللہ خان مینگل صاحب نیشنل عوامی پارٹی میں تھے اور بلوچ اور پشتون ایک platform پر تھے، کچھ عرصے سے یہ کوشش کی جارہی ہے کہ جیسے بھی ہو پشتون اور بلوچوں کو آپس میں لڑایا جائے اور ان میں نفرتیں پیدا کی جائیں۔ نفرتیں بڑھانا بہت ہی قابل مذمت بات ہے۔

میں یہاں پر ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پارلیمانی لیڈر جناب الیاس بلور صاحب نے جو باتیں کیں اسے غلط سمجھا گیا۔ ہم بلوچ اور پشتون صدیوں سے ایک ساتھ رہے ہیں اور ساتھ رہیں گے، کبھی بھی ایسی کوشش نہیں کی جائے گی کہ پشتون اور بلوچ میں نفرتیں پیدا ہوں۔ الیاس صاحب نے کوئی ایسی بات نہیں کہ پشتون اور بلوچ علیحدہ ہو جائیں، اسے غلط رنگ دیا جارہا ہے، ہم پشتون اور بلوچ ایک ہیں اور ہم انشاء اللہ اپنے حقوق کے لیے اکٹھے لڑیں گے۔

جناب چیئرمین! جہاں تک صوبائی حکومت کا تعلق ہے تو وہ پشتون اور بلوچ پر مشتمل ہے۔ بلوچستان حکومت پر یہ زیادہ ذمہ داری ہے کہ وہ کوشش کرے کہ پشتون اور بلوچوں میں نفرتیں پیدا نہ ہوں اور آئندہ ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔ جہاں پر صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے تو وہاں پر وفاقی حکومت پر بھی ذمہ عائد ہوتی ہے کہ وہ بھی کوشش کرے کہ آئندہ ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ شاہی سید صاحب۔

Senator Shahi Syed

سینیٹر شاہی سید: شکریہ جناب چیئرمین! مستونگ کے واقعہ کو جتنا بھی condemn کیا جائے وہ کم ہے، مگر میں آپ کو یاد دلاؤں کہ اس سے قبل بھی ہزارہ برادری، پنجاب کے لوگوں، دھوبی، درزی، موچی وغیرہ ان غریبوں کے ساتھ اور ایک مرتبہ کوئلہ کی کان میں بھی سات آٹھ مزدوروں کو شہید کیا جاچکا ہے۔ یہ تو حقیقت ہے کہ یہ ایک سازش ہے اور اس میں 'را' بھی ملوث ہو گی لیکن سوال یہ ہے کہ ہم سیاست دان کیا کر رہے ہیں۔ کیا آج بھی سیاسی point scoring ہو گی یا ہم آئندہ کے لیے کوئی لائحہ عمل بنائیں گے۔ میرا ایک معصوم سا سوال ہے کہ جب سیاستدان خود کہتے ہیں کہ ڈپٹی چیئرمین پختون نہیں بلوچ ہو گا، جب ہم کہتے ہیں کہ کراچی میں گورنر اردو speaking ہو گا سندھی یا پختون نہیں ہو گا، جب ہم کہتے ہیں کہ سندھ میں وزیر اعلیٰ سندھی ہو گا اردو speaking نہیں ہو گا۔ جب ہم کہتے ہیں کہ پختونخوا میں گورنر فاٹا سے نہیں ہو گا وہ پشاور سے ہو گا تو پھر ہم سیاستدانوں اور ان

علیحدگی پسندوں میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟ ہم نے 'میرے' کو کہاں قتل کیا ہے۔ اگر کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ گوادر میں پختون آئیں گے اور ہم اکثریت سے اقلیت میں تبدیل ہو جائیں گے اور اپنے آپ کو لیڈر بھی کہے تو اس کو کیا جواب دیں گے۔ اگر یہ بات 'را' کرے تب تو ٹھیک ہے، کیونکہ وہ ہمارا دشمن ہے اور ہمیں لڑانا ہی چاہے گا، لیکن اگر یہ بات سیاستدان آپس میں کریں تو اسے ہم کیا نام دیں گے؟ میری یہ اپیل ہے کہ خدارا ہم نے مسلک، مذہب اور قومیت کے نام پر پاکستان کو لوٹا اور برباد کیا، اب صرف اور صرف ایک لفظ 'پاکستان' کو بچانا ہے، اس کے لیے کام کریں۔ شکریہ جناب۔

Mr. Chairman: Thank you. Senator Hamza. Senator Hamza. Senator Hamza is not present, therefore, his name is dropped. Hasil Bizenjo *Sahib* please resume your seat, you have had your chance. I will give you a chance later on not right now, please resume your seat. Senator Saleem Zia *Sahib.*

Senator Saleem Zia

سینیٹر سلیم ضیاء: شکریہ چیئرمین صاحب! مجھ سے پہلے میرے معزز اراکین نے مستونگ میں پیش آنے والے بھیانک واقعہ کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے صرف اس ایوان نے نہیں بلکہ پوری قوم نے اس کی شدید مذمت کی ہے اور رنج میں ہے۔ سب کی یہ دعا ہے کہ جو لوگ وہاں پر شہید ہوئے ہیں اللہ پاک ان کے درجات بلند کرے اور جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے ساری قوم چاہتی ہے کہ ان کو فوراً سے پیشتر قانون کی گرفت میں لیا جائے اور سخت ترین سزائیں دی جائیں۔

جناب یہ واقعہ وہاں پر پہلی مرتبہ نہیں ہوا ہے، بلکہ وہاں پر بار بار کئی صورتوں میں ہوتے رہے ہیں، ہزارہ برادری اور پنجابیوں کے ساتھ کئی واقعات یکے بعد دیگرے ہوتے رہے ہیں۔ ان واقعات کے بعد بہت ہی نپے تلے اور جوڑنے والے بیانات ضرور آتے ہیں جو بہت اچھے لگتے ہیں اور موقع کی مناسبت سے ٹھیک ہوتے ہیں تاکہ مزید آگ نہ لگے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کام کب تک جاری رہے گا، کیونکہ اب یہ معاملہ اس نہج تک پہنچ چکا ہے کہ یہ کام بہت ہی کھلے عام اور selective ہوتا جا رہا ہے۔ بسوں سے اتار کر، شناختی کارڈ چیک کر کے، ان کی ذات، نسل، مذہب، رنگ، فرقے کا معلوم کر کے ان کو نکالا جاتا ہے اور سڑک پر کھڑا کر کے ان کو وہیں پر شہید کر دیا جاتا ہے۔ ایک عام شہری یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ اتنی agencies, police, rangers, levies ہونے کے باوجود، اتنا انتظام

ہونے اور بہت بڑا بجٹ رکھنے کے باوجود بھی اگر یہ کام جاری رہے گا تو یقینی طور پر ان کے ذہنوں میں سوالات آتے ہیں۔

چیئرمین صاحب صرف یہی نہیں بلکہ ہمیں اس بات کی اور بھی حیرانگی ہوتی ہے جب میں یہ بات کر رہا ہوں تو صرف بلوچستان کی نہیں کر رہا، میں پورے پاکستان کی بات کر رہا ہوں جہاں یہ سارے واقعات ہو رہے ہیں، کیونکہ اگر کوئی شخص کسی بھی مذہب، تعلق، زبان یا کسی بھی فرقے سے ہو جو بلوچستان میں یہ کام کرتا ہے تو میرے خیال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ جو یہ لوگ کر رہے ہیں ان تک ہماری پولیس اور agencies کا ہاتھ بھی پہنچنا چاہیے۔ میں آخر میں ایک بار پھر وہاں پر سیاسی اکابرین، مذہبی اکابرین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے معاملات کو ٹھنڈا کرنے میں role ادا کیا ان کو اور Prime Minister صاحب نے اس بات کا نوٹس لیا اور پوری ٹیم کے ساتھ وہاں گئے وہ بھی ایک اچھا اقدام ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جو باقی speakers ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ ذرا مختصر کر لیں کیونکہ آج کا جو agenda ہے I have to go back on that, the Budget has to be laid, there are certain announcements that need to be made, so میری ان سے گزارش ہو گی کہ نہایت مختصر طور پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ جی سینیٹر میر کبیر احمد محمد شاہی۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شاہی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین!

Mr. Chairman: Senator Sitara I am sorry, I can't entertain you now. Yes Mir *Sahib.*

Senator Mir Kabir Ahmed Muhammad Shahi

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شاہی: جناب میری پارٹی کے قائد میر حاصل بزنجو صاحب نے اس issue پر کافی تفصیل سے بات کی میں زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن اس اندوہناک اور دلخراش واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ یقیناً بلوچستان میں گزشتہ چھ سات سالوں سے شیعہ سنی کے حوالے سے، مذہبی معاملات کو چھیڑ کر بہت سے واقعات ہوتے رہے ہیں، لیکن یہ واقعہ اپنی نوعیت کا بالکل منفرد ہے۔ جناب! رات کو نو بجے جب یہ واقعہ ہوا تو ہماری پارٹی کے دو منسٹر رات کو ڈیڑھ بجے اس مقام پر پہنچے، انہوں نے شہداء کی میتیں اٹھائیں، زخمیوں کو ہسپتالوں تک پہنچایا اور یقیناً وہاں پر دوسری پارٹیوں کا

کردار بھی بہت اہم رہا۔ خاص طور پر جب شہدا کی لاشوں کو لے کر ان کے لواحقین وزیر اعلیٰ ہاؤس پہنچے، یقیناً جنہوں نے یہ مکروہ عمل کیا تھا وہ یہ جانتے تھے کہ جب یہ عمل کریں گے تو بلوچستان میں آگ اور خون کی ہولی کھیلی جائے گی، پورا کوئٹہ جل جائے گا، تو میں بلوچستان کی تمام opposition parties جس میں خاص طور پر پشتو نخوا میپ، JUI, ANP اور پشتون قیادت کی ہمت اور ہمارے وزیر اعلیٰ کی کوششوں سے ان کی مراد پوری نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین! میں بھی اس مذاکراتی ٹیم کا حصہ تھا۔ شہداء کی لاشوں کو ہزاروں کی تعداد میں ان کے ورثاء نے وزیر اعلیٰ ہاؤس پہنچایا، جنہوں نے کچھ demands رکھیں کہ All Parties Conference بلائیں، جس پر میں میاں نواز شریف صاحب کا مشکور رہوں جو وہاں پر پہنچ گئے۔ جناب چیئرمین میں light دیکھ رہا ہوں آپ مجھے دو منٹ دیں میرے دو points رہتے ہیں میں جس کی detail میں نہیں جاؤں گا، میرے دو انتہائی محترم سینیٹرز صاحبان اور انتہائی کہنہ مشق سیاستدان الیاس بلور صاحب نے جو کہا میں اسے repeat نہیں کروں گا لیکن گزارش یہ ہے کہ پشتون اور بلوچ صدیوں سے اپنی اپنی سرزمین پر آباد ہیں، نہ بلوچ پشتون کی سرزمین پر بیٹھا ہے اور نہ پشتون بلوچ کی سرزمین پر بیٹھا ہے، ہماری صدیوں سے آپس میں رشتہ داریاں ہیں، ہم آپس میں ایسے جڑے ہوئے ہیں جیسے ناخن گوشت سے جڑا ہوتا ہے، اس میں یہ کہنا کہ اگر بلوچ انہیں نہیں چھوڑتا تو ہم اسے welcome کہتے ہیں، جناب تین روز تک پورا بلوچستان سوگ میں رہا، بلوچ areas میں shutter down رہے۔

جناب چیئرمین: میر صاحب دیکھیں آج کے دن اور کوئی business نہیں ہو سکتا تھا، Please الیاس بلور صاحب۔ آج کے دن کوئی اور business نہیں ہو سکتا تھا۔ I have taken up this Business, now don't force me کہ میں guillotine لگاؤں۔ میر صاحب آپ آدھا منٹ لے لیں۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب چیئرمین! یہ کہنا کہ ہم انہیں welcome کہتے، تو اتنے سنجیدہ سیاست دان سے مجھے یہ توقع نہیں تھی۔ دوسرے شاہی سید صاحب جو ہمارے انتہائی مہربان اور محترم سینٹر ہیں اگر وہ کہتے ہیں کہ گوادر میں پشتون زیادہ جائیں گے اور بلوچ کہتے ہیں کہ ہم اقلیت میں چلے جائیں گے تو کسی بلوچ پارٹی نے ایسی کوئی بات نہیں کی اور شاید ان کو یہ غلط message convey ہوا ہے اور یہ ہماری بلوچستان کی اپنی سرزمین کا معاملہ ہے، بلوچ اور پشتون دو برادر قومیں ہیں جو

صدیوں سے آباد ہیں۔ میں اپنے دوسرے ہم وطنوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ہمارے ان معاملات کو ایسے نہ الجھائیں کہ کوئی خراب message جائے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ فرحت اللہ بابر صاحب۔

Senator Farhatullah Babar

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکریہ جنابِ چیئرمین۔ میں بہت مختصر بات کروں گا۔ سینیٹ میں ہمارے دوستوں نے جو باتیں کی ہیں اور جو مذمت کی ہے، میں بھی اس واقعے کی مذمت کرتے ہوئے صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ across the aisle اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ بلوچ اور پشتون جڑے ہوئے ہیں۔ بلوچستان کے بلوچ علاقوں میں سوگ منایا گیا اور کہا گیا کہ دشمن کی اس manipulation کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا کہ پشتون اور بلوچ آپس میں لڑیں۔

جناب چیئرمین! میں جو بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ریاست کا response کیا تھا۔ 29 مئی کو یہ واقعہ ہوا، اس کے دو روز بعد ایف۔ سی نے قلات میں ایک جگہ کا محاصرہ کیا اور 13 لوگوں کو مارا۔ ایف۔ سی کے spokesperson کا بیان ہے کہ:

The FC launched targeted operations in Qalat and Panjgur Districts killing 13 miscreants who were involved in the killing of bus passengers in Khadkucha area of Mastung.

جناب چیئرمین! ایف۔ سی نے یہ دعویٰ کیا۔ کسی نے اس دعویٰ کے تصدیق کے لیے کوئی ثبوت نہیں مانگے، نہ ایف۔ سی نے کوئی ثبوت دیا اور ایف۔ سی کا یہ کہنا کہ جو لوگ مستونگ کے واقعے میں ملوث تھے، ہم نے انہیں مارا، میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس واقعے کا نوٹس نہ لیا جائے تو اس چیز کا خدشہ ہے کہ پشتون اور بلوچ کی وہاں لڑائی ہو جائے گی۔ اگر اس طرح indiscriminately سیکورٹی ادارے مشتبہ لوگوں کو extra-judicial طریقے سے ماریں گے تو this is a sure recipe for creating social and ethnic tensions in Balochistan. In the creation of that tension, the FC will be responsible for the extra-judicial killings that it has been indulging in, not only in the Mastung incident but in all other incidents before this and probably, in the incidents after this. اس لیے میری آپ سے گزارش ہے کہ اگرچہ سینیٹ کی ہیومن رائٹس کمیٹی نے اس واقعے کا نوٹس لیا ہے یا لینے والی ہے، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ تواتر کے ساتھ جو یہ اطلاعات آئی ہیں کہ جس طرح یہ واقعہ ہوتا ہے، اس کے بعد ایف۔ سی جا کر کچھ لوگوں کو مارتی ہے، میں

سمجھتا ہوں کہ اس سے ethnic tension مزید بڑھے گی۔ اس لیے میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس مسئلے کو ایوان کے ذریعے ہیومن رائٹس کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ ہیومن رائٹس کمیٹی ویسے بھی اس کا نوٹس لے رہی ہے لیکن آپ کی طرف سے جب یہ معاملہ اسے سپرد ہو گا تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر ہیومن رائٹس کمیٹی کی رپورٹ کے وزن اور وقار میں اضافہ ہو گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ طلحٰہ محمود صاحب! اپنی بات مختصر رکھیے گا۔

Senator Muhammad Talha Mehmood

سینیٹر محمد طلحٰہ محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ مستونگ میں ہونے والا واقعہ بڑا خوفناک ہے۔ ہمیں اسے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ لڑوانے کا مقصد کیا ہے۔ وہ کون لوگ ہیں جو لڑوانا چاہتے ہیں؟ یہاں ہمارے دشمن ممالک کی جو agencies کام کر رہی ہیں، ان کا سب سے بڑا ٹارگٹ پاک چین اقتصادی راہداری ہے۔ یہ منصوبہ ان کی آنکھوں میں کھٹک رہا ہے۔ یہ جو 23 لوگوں کا قتل ہوا، اس میں بلوچ اور پٹھان کو لڑانے کی کوشش اور بلوچستان میں افراتفری پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ میں اور میری پارٹی اس واقعے کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

جناب عالی! یہ ایک بہت خوفناک واقعہ ہے اور اسے ہیومن رائٹس کمیٹی یا جو بھی متعلقہ کمیٹی جسے آپ بہتر سمجھتے ہیں، اسے refer کیا جائے۔ اس چیز کو اتنا strongly لیا جائے کہ آئندہ اس طرح کے واقعات کو روکا جا سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ طلحٰہ صاحب۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے وقت کا خیال رکھا۔ کینیتھ صاحب۔

Senator Brig. (R) John Kenneth Williams: Thank you Mr. Chairman for allowing me the floor. We are talking of a very heinous crime that was committed on the 29th May on the R.C.D. Highway at Mastung. This is an incident that requires condemnation throughout. I, on behalf of my party the PTI, strongly condemn this heinous act that took place.

Sir, I have been serving in Balochistan for ten years. I have never seen a trace of any incident in which there has been a Baloch-Pathan scuffle. In fact, it is an exemplary living together. So, this is an intentional thing that has been done by the enemies of

Pakistan and those who have done it, they have played into the hands of external interference.

I would also like to say that what has been said regarding the counter actions that have taken place by the Frontier Corps. those people who have fallen casualty to the Frontier Corps. operations are not innocent people. They are people who have resisted those operations. The Army and FC never fire at a person who raises his hands, who puts up the white flag. So, I would like this House to understand that there are Pathans, Punjabis, Balochis, Sindhis, people from Azad Kashmir, Chitral, Dir and Tribal Areas serving in the Pakistan Army with high percentage. So, we have to take care of those people also. Whenever an operation takes place, it is in the defence of Pakistan, it is for the security of Pakistan, both internal and external. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. Honourable Leader of the House.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the House

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد ایوان): شکریہ جناب چیئرمین۔ 29 مئی کو مستونگ میں 23 افراد کی شہادت ہوئی اور انتہائی بے دردی سے انہیں گولیوں کا نشانہ بنایا گیا، میں اس واقعے کی شدید مذمت کرتا ہوں جس طرح اس ایوان میں دونوں اطراف سے اس کی مذمت کی گئی ہے۔ بالخصوص جو تجزیہ سینیٹر میر حاصل خان بزنجو صاحب نے کیا، جو سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ نے کیا اور سینیٹر شاہی سید نے، میں ان سے مکمل اتفاق کرتا ہوں کہ یہ واقعہ غیر معمولی ہے۔ اس سے پہلے بھی اس طرح کے واقعات ہوئے جن میں بڑی تعداد میں جانیں ضائع ہوئیں لیکن یہ واقعہ منفرد نوعیت کا ہے۔ اس میں نہ ethnicity ہے، نہ یہ واقعہ linguistic ہے اور نہ یہ کوئی صوبہ جاتی تشدد کا واقعہ ہے بلکہ یہ یقیناً اُن غیر ملکی ایجنسیوں کا کیا دھرا ہے جو برملا یہ کہتی ہیں اور ان کے بڑے ذمہ دار لوگ یہ کہتے ہیں کہ انہیں پاک چین اقتصادی راہداری منظور نہیں ہے اور وہ اسے برداشت نہیں کریں گے۔

تمام سینیٹر صاحبان نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ وہ اس واقعے کو پاکستان کے خلاف ایک سازش سمجھتے ہیں۔ یہ صرف بلوچستان کے اندر کوئی پشتون بلوچ تنازع پیدا کرنے کی نہیں بلکہ پورے پاکستان کو destabilize کرنے کی ایک کوشش ہے۔ جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم نہ صرف اس معاملے میں بالکل اتفاقِ رائے رکھتے ہیں بلکہ اب یہ بات عیاں ہو گئی ہے کہ جب تک پوری قوم اور ہر

علاقے کے لوگ اس کو سمجھ کر، اتفاقِ رائے سے اس کا مقابلہ نہیں کریں گے، اس قسم کی دہشت گردی کا علاج ممکن نہیں ہے۔ انہی الفاظ کے ساتھ یہاں جتنی بھی آراء کا اظہار کیا گیا ہے، میں ان سے اتفاق کرتے ہوئے اس واقعے کی ایک بار پھر مذمت کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you, Leader of the House. I now put the Resolution before the House. It has been moved that the Senate of Pakistan strongly condemns the killings of innocent people in Mastung on 29th May, 2015, while expressing its sympathy with the bereaved families. The House urges upon the Government to make all efforts to apprehend the culprits and ensure safety and security of the people.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Resolution is unanimously passed. We now move on to Item No. 2, on the orders of the day. Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization may move Item No. 2.

Laying of Report by Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization Regarding 2nd Quarterly Report for the Year 2014-2015 of the State Bank of Pakistan

Senator Mohammad Ishaq Dar (Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization): Thank you Mr. Chairman. I beg to lay before the Senate the Second Quarterly Report for the year 2014-2015 of the Central Board of Directors of the State Bank of Pakistan on the state of the Economy, as required under section 9A(f) of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Chairman: The report stands laid. Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization may move Item No. 3.

Laying a Copy of the Finance Bill, 2015 by Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization

Senator Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman. I beg to lay before the Senate a copy of the Finance Bill, 2015 containing the Annual Budget Statement under Article 73 of the Constitution.

Mr. Chairman: Copy of the Finance Bill 2015 stands laid. Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization may move Item No. 4.

Senator Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman. I beg to move that the Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on the Finance Bill, 2015 containing the Annual Budget Statement under Article 73 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: It has been moved. I will now read out the instructions for the House. The Finance Bill, 2015, containing the Annual Budget Statement, is being laid on the Table of the House today. Any member desiring to give a notice of a proposal for making recommendations to the Finance Bill, 2015, containing the Annual Budget Statement, should submit such notice to the Senate Secretariat by Monday, 8th June, 2015, by 8.00 pm the latest. No proposals will be entertained after that time and date.

These recommendations have to be made with reference to the Finance Bill containing the Annual Budget Statement. A recommendation, having no relevance to the Finance Bill containing the Annual Budget Statement, is outside the purview of Article 73 and hence not admissible. Furthermore, a member shall not give notice of a proposal for making recommendations to the Annual Budget Statement which relates to the expenditure charged upon the Federal Consolidated Fund under clause (1) of Article 82 of the Constitution.

The proposals received for making recommendations shall be sent to the Senate Standing Committee on Finance which shall examine them and present its recommendations to the House within a period of 10 days. In the meantime the Senate would discuss the Finance Bill 2015 containing the Annual Budget Statement from Monday, the 8th June 2015.

The Senate would finally consider the Report of the Standing Committee on Finance and make recommendations to the National Assembly.

There is another announcement which is with reference to the Resolution which has been passed by the Provincial Assembly of Sindh in terms of Article 144 of the Constitution of 1973. It is for the information of the House that a Resolution was passed by the Provincial Assembly of Sindh in its sitting held on 13th April, 2015 authorizing the Parliament under Article 147 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan to enact the printing and publications of gazetted material by Private Persons Act 2015, to the extent to ensure that

the mistakes in the books and manuals are not printed or published. The Resolution has been circulated amongst the members as will as the concerned Ministries, Divisions for information and necessary action. It is pertinent to mention here that previously the Provincial Assembly of Balochistan and Khyber Pakhtunkhwa had also passed Resolutions on the same subject regarding which the announcement was made in the House on 17th April, 2015. It is further pointed out that necessary action on the Resolution passed by the Provincial Assembly was taken by the Ministry of Law, Justice and Human Rights and Ordinance titled "The Publication of Laws of Pakistan Regulation Ordinance 2015", Ordinance No. 8 of 2015 was promulgated on 3rd April, 2015 and laid on the table of House on 5th May, 2015.

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 8th June, 2015 at 4.00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 8th June, 2015 at 4.00 p.m.]

Index

Senator Brig. (R) John Kenneth Williams 22
Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi 8
Senator Hasil Khan Bizenjo 3, 4
Senator Mohammad Ishaq Dar 24, 25
سینیٹر الیاس احمد بلور 7
سینیٹر باز محمد خان 16
سینیٹر حاصل خان بزنجو 3, 4
سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی 14
سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق 23
سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل 6
سینیٹر سی پلیجو 12
سینیٹر سعید الحسن مندوخیل 13
سینیٹر سلیم ضیاء 18
سینیٹر عطاالرحمٰن 11
سینیٹر فرحت اللہ بابر 21
سینیٹر داؤد محمد خان اچکزئی ایڈووکیٹ 15, 16
سینیٹر محمد طلحہ محمود 22
سینیٹر مشاہد حسین سید 6
سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی 19, 20
سینیٹر شاہی سید 17
سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ 10, 11